سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی پچاس آیات اور دو رکوع ہیں،

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱ ہواؤں کی قسم جو نرم نرم چلتی ہیں ①

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲ پھر زور پکڑ کر جھکڑ ہو جاتی ہیں ②

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۳ اور بادلوں کو اٹھا کر پھیلا دیتی ہیں ③

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝۴ پھر ان کو پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں ④

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں ⑤

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ تاکہ عذر رفع کر دیا جائے یا ڈر سنا دیا جائے ⑥

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے گا ⑦

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸ جب تاروں کی چمک جاتی رہے ⑧

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹ اور جب آسمان پھٹ جائے ⑨

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ اور جب پہاڑ اڑے اڑے پھریں ⑩

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ اور جب پیغمبر جمع کئے جائیں ⑪

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲ بھلا ان امور میں تاخیر کس لئے کی گئی؟ ⑫

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳ فیصلے کے دن کے لئے ⑬

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝۱۴ اور تمہیں کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے ⑭

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۵ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ⑮

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۶ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا؟ ⑯

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۷ پھر ان پچھلوں کو بھی اُن کے پیچھے بھیج دیتے ہیں ⑰

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۸ ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں ⑱

۲۹/۲۱ تَبٰرَكَ الَّذِیْ

THE EMISSARIES
Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By the emissary winds, (sent) one after another,
2. By the raging hurricanes,
3. By those which cause earth's vegetation to revive;
4. By those who winnow with a winnowing,
5. By those who bring down the Reminder,
6. To excuse or to warn,
7. Surely that which ye are promised will befall.
8. So when the stars are put out,
9. And when the sky is riven asunder,
10. And when the mountains are blown away,
11. And when the messengers are brought unto their time appointed—
12. For what day is the time appointed?
13. For the Day of Decision.
14. And what will convey unto thee what the Day of Decision is!—
15. Woe unto the repudiators on that day!
16. Destroyed We not the former folk,
17. Then caused the latter folk to follow after?
18. Thus deal We ever with the guilty.

19. Woe unto the repudiators on that day!
20. Did We not create you from a base fluid
21. Which We laid up in a safe abode
22. For a known term?
23. Thus We arranged. How excellent is Our arranging!
24. Woe unto the repudiators on that day!
25. Have we not made the earth a receptacle
26. Both for the living and the dead,
27. And placed therein high mountains and given you to drink sweet water therein?
28. Woe unto the repudiators on that day!
29. (It will be said unto them:) Depart unto that (doom) which ye used to deny:
30. Depart unto the shadow falling threefold,
31. (Which yet is) no relief nor shelter from the flame.
32. Lo! it throweth up sparks like the castles,
33. (Or) as it might be camels of bright yellow hue.
34. Woe unto the repudiators on that day!
35. This is a day wherein they speak not,
36. Nor are they suffered to put forth excuses.
37. Woe unto the repudiator on that day!
38. This is the Day of Decision. We have brought you and the men of old together.
39. If now ye have any wit, outwit Me.
40. Woe unto the repudiators on that day!

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٩﴾ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿١٩﴾
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا ﴿٢٠﴾
فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ پھر (پہلے) اس کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا ﴿٢١﴾
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ ایک وقت معین تک ﴿٢٢﴾
فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾ پھر اندازہ مقرر کیا۔ اور ہم کیا ہی خوب اندازہ مقرر کرنیوالے ہیں ﴿٢٣﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿٢٤﴾
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا ﴿٢٥﴾
اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ (یعنی) زندوں اور مُردوں کو ﴿٢٦﴾
وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ اور اُس پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا ﴿٢٧﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿٢٨﴾
اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اُس کی طرف چلو ﴿٢٩﴾
اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ (یعنی) اُس سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں ﴿٣٠﴾
لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ ﴿٣١﴾
اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ اس سے آگ کی (اتنی اتنی) بڑی چنگاریاں اُڑتی ہیں جیسے محل ﴿٣٢﴾
كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں ﴿٣٣﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾ اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿٣٤﴾
هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ یہ وہ دن ہے کہ (لوگ) لب تک نہ ہلا سکیں گے ﴿٣٥﴾
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾ اور نہ اُن کو اجازت دی جائے گی کہ عذر کر سکیں ﴿٣٦﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿٣٧﴾
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ یہی فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم نے تمکو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ﴿٣٨﴾
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ اگر تم کو کوئی داؤں آتا ہو تو مجھ سے کر چلو ﴿٣٩﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع ۲۱ اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿٤٠﴾

اسرار و معارف

وہ ہوائیں جو انسانی زندگی کی بقا کا سبب بن کر بہت بڑا نفع پہنچاتی ہیں اور پھر وہ ہوائیں جو زور زور

سے چلتی ہیں وہ بھی بے شمار ذرّوں کو اِدھر اُدھر پہنچا کر زندگی کی بہار کا باعث بنتی ہیں اور وہ ہوائیں جو بارش کے بعد بادلوں کو منتشر کر دیتی ہیں یعنی مادی زندگی کے اسباب و علل کا نظام اور پھر وہ فرشتے جو وحی لا کر حق و باطل کی تمیز کے اسباب پیدا کرتے ہیں اور دلوں تک یادِ الٰہی کے پہنچانے کا سبب بنتے ہیں نیز مومن کے لیے توبہ اور معذرت کا اور کافر کو انجام بد کی خبر دینے کا باعث بنتے ہیں یعنی روحانی اور دینی نظام حق و باطل یہ سب اس بات پر گواہ ہیں اور اس نظام کا تقاضا ہے کہ حساب کا دن مقرر ہو تو لوگو تم سے جس روز حساب کا وعدہ کیا گیا ہے قرآن جس کی خبر دے رہا ہے یقیناً وہ واقع ہوگا جس روز ستارے جھڑ جائیں گے اور آسمان پھٹ پڑیں گے اور پہاڑ تباہ ہو جائیں گے اور اس دن انبیاء و رسل اپنی اپنی امتوں کے کردار پر گواہی کے لیے موجود ہوں گے اسی دن کیلئے جو فیصلے کا دن ہے لوگوں کو مہلت دی گئی ہے کہ زندگی میں فوری گرفت نہیں ہو پا رہی اور اے مخاطب تجھے کیا خبر کہ فیصلے کی گھڑی کتنی مشکل ہوگی منکرین کے لیے سخت تباہی کا دن ہوگا کیا پہلے کفار کو تباہ نہیں کر دیا گیا یعنی آخرت کے عذابوں کا پرتو بھی اتنا سخت تھا کہ دنیا میں بھی تباہ ہو گئے تو پچھلوں کا بھی یہی حال ہوگا انہی کے پیچھے جائیں گے۔

(یقیناً عہدِ نبوی اور عہدِ خلفاءِ راشدین کے کفار اپنے انجام کو پہنچے انشاء اللہ عہدِ حاضر کے بھی اپنے انجام کو پہنچیں گے) کہ مجرموں کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے بلکہ انکار کرنے والوں کا انجام تباہی ہے بھلا ہم نے ان کو ایک نطفے سے پیدا فرمایا پھر اسے مقررہ مدت تک شکمِ مادر میں رکھا اور پھر کس قدر خوبصورت بنا دیا کہ ہم ہی سب سے اعلیٰ بنانے والے ہیں اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو تباہی کے علاوہ کیا حاصل کرے گا۔

کیا ہم نے زمین میں بے شمار خوبیاں سمو کر اسے زندوں اور مردوں سب کی ضروریات پورا کرنے کے لیے نہیں بنا دیا اور پھر اس پر پہاڑوں کا بوجھ لاد کر ان میں پانی جاری کر دیا کبھی برف کی صورت اور کبھی چشموں کی کہ تم پیا کرو تو بھلا اتنی نعمتوں کی ناشکری کرنے والا کیسے تباہ نہ ہوگا۔ آخرت کو کہا جائیگا کہ چلو دیکھ لو میدان حشر میں جن حقیقتوں کا تم انکار کیا کرتے تھے اب اس سائے میں چلو جو جہنم کے دھوئیں کا ہوگا اور جس کی تین شاخیں ہیں۔

کفر کی تین اقسام

کہ کفر کی بھی تین ہی قسمیں ہیں باقی سب انہیں میں شامل ہیں۔ (۱) مشرکین (۲) مطلق کافر، دہریے وغیرہ اور (۳) منافق، تو دھوئیں کی بھی تین شاخیں بن جائیں گی کہ نہ تو سایہ دے گا اور نہ گرمی سے بچائے گا بلکہ اس میں شرارے پھینکے جائیں گے دوزخ کے جو محلات جیسے بڑے ہوں گے جنہوں نے کفار کو اسلام سے روکے رکھا اور پھٹ کر بکھریں گے تو اونٹ اونٹ کے برابر تقسیم ہوں گے کفار کے لیے یہ بہت بڑی تباہی ہوگی کہ اس روز انہیں نہ تو بات کرنے کی جرأت ہوگی اور نہ بہانے کرنے کی اجازت بلکہ محض تباہی پھیری جائے گی کہ یہ فیصلے کا روز ہے لہٰذا اگلے پچھلے تمام انسانوں کو فیصلے کے لیے جمع کیا گیا ہے ہاں اگر آج بھی کوئی داؤ پیچ کر سکتے ہو تو کر کے دیکھ لو مگر آج کفار کے حصے میں تباہی کے علاوہ کچھ نہ ہوگا۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۴۱ تا ۵۰ تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹/۲۲

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾	بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے ﴿۴۱﴾
وَّفَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾	اور میووں میں جو اُن کو مرغوب ہوں ﴿۴۲﴾
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	جو عمل تم کرتے تھے اُن کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو ﴿۴۳﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾	ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۴۴﴾
وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۴۵﴾
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	اے جھٹلانے والو، تم کسی قدر کھالو اور فائدے اٹھالو تم بیشک گنہگار ہو ﴿۴۶﴾
وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۴۷﴾
وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾	اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکو تو جھکتے نہیں ﴿۴۸﴾
وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۴۹﴾
ع ۲ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾	اب اس کے بعد یہ کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟ ﴿۵۰﴾

41. Lo! those who kept their duty are amid shade and fountains,
42. And fruits such as they desire.
43. (Unto them it is said:) Eat, drink and welcome, O ye blessed in return for what ye did!
44. Thus do We reward the good.
45. Woe unto the repudiators on that day!
46. Eat and take your ease (on earth) a little. Lo! ye are guilty.
47. Woe unto the repudiators on that day!
48. When it is said unto them: Bow down, they bow not down!
49. Woe unto the repudiators on that day!
50. In what statement, after this, will they believe?

اسرار و معارف

البتہ جنہوں نے اللہ سے اطاعت کا رشتہ قائم کیا ان کے لیے یہاں بھی سایہ ہوگا اور خوبصورت

نہریں اور طرح طرح کے میوے کہ مزے سے کھاتے ہوں گے اور حکم ہوگا کہ عیش کرو کھاؤ پیو کہ تم نے دُنیا میں اللہ کی اطاعت کی اور خلوصِ دل سے اطاعت کرنے والوں کو ہم ایسے ہی انعام عطا کرتے ہیں مگر انکار کرنے والوں کے لیے صرف بربادی ہی ہوگی بلکہ اے بدکارو! دُنیا میں چند روز مہلت سے موج کر لو کہ آخرکار تمہارے نصیب میں بربادی ہی ہے یہاں بھی وہاں بھی۔

نظامِ اسلام جب انہیں اللہ کے سامنے جھکنے کے لیے کہا جاتا ہے یعنی اللہ کا نظام قبول کرنے کا کہا جاتا ہے تو مان کر نہیں دیتے تو پھر ان کے لیے ماسوائے تباہی کے کیا ہوگا۔

ختمِ نبوّت اور بھلا قرآن حکیم کی بلیغ الفاظ میں بات اور نبی اکرم ﷺ کے مبارک انداز کے بعد کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اسے مانیں گے یعنی اب اس کے بعد اور کچھ نہ آئے گا نہ نبوت اور نہ کتاب کہ نبوت اپنے مرتبہ کمال کو پہنچ چکی۔